



سمندر میں دفن ہے بمارے آنسوں

anita zehra

کراچی میری جان نہیں پر ایک جان ضرور ہے۔ وہ جان جس کے کنارے میں ایک سمندر رہتا ہے۔ جس نے ہر زمانے کے رنگ کو جذب کیا ہے۔ قبل تقسیم سے لے کر جنگ کے منظر تک ہر ایک کشتی کو لہراایا ہے۔ ’سمندر میں دفن ہے ہمارے آنسوں‘، ایک ایسا شہر پیش کرتا ہے جو 1947 سے الگ ہو کر سمندر میں گھل ، مت چکا ہے۔

This booklet is a small tribute to all migrants from Sindh pre and post 1947. Reminiscing Karachi as a subject of partitioned literature, juxtaposed with demolished buildings of Karachi.

میں بالآخر اس نتیجے پر پہنچا ہوں

کہ تقسیم ناگزیر ہے۔

تل اور زبان کی بنیاد پر خون پھر

یا بہت اکھاڑا چھپاڑا ہی کیوں نہ ہو،

سنده میں ایک الگ صوبہ بننا ہی ہو گا۔

لہذا اب میں اپنا ایوارڈ جاری کرتا ہوں

کہ سنده کو تقسیم کر کے

کراچی کو کٹلے کر کے

کلش کو ایک الگ صوبہ کا درجہ دے دیا جائے

جو رفتہ رفتہ

بے اختیاری سے

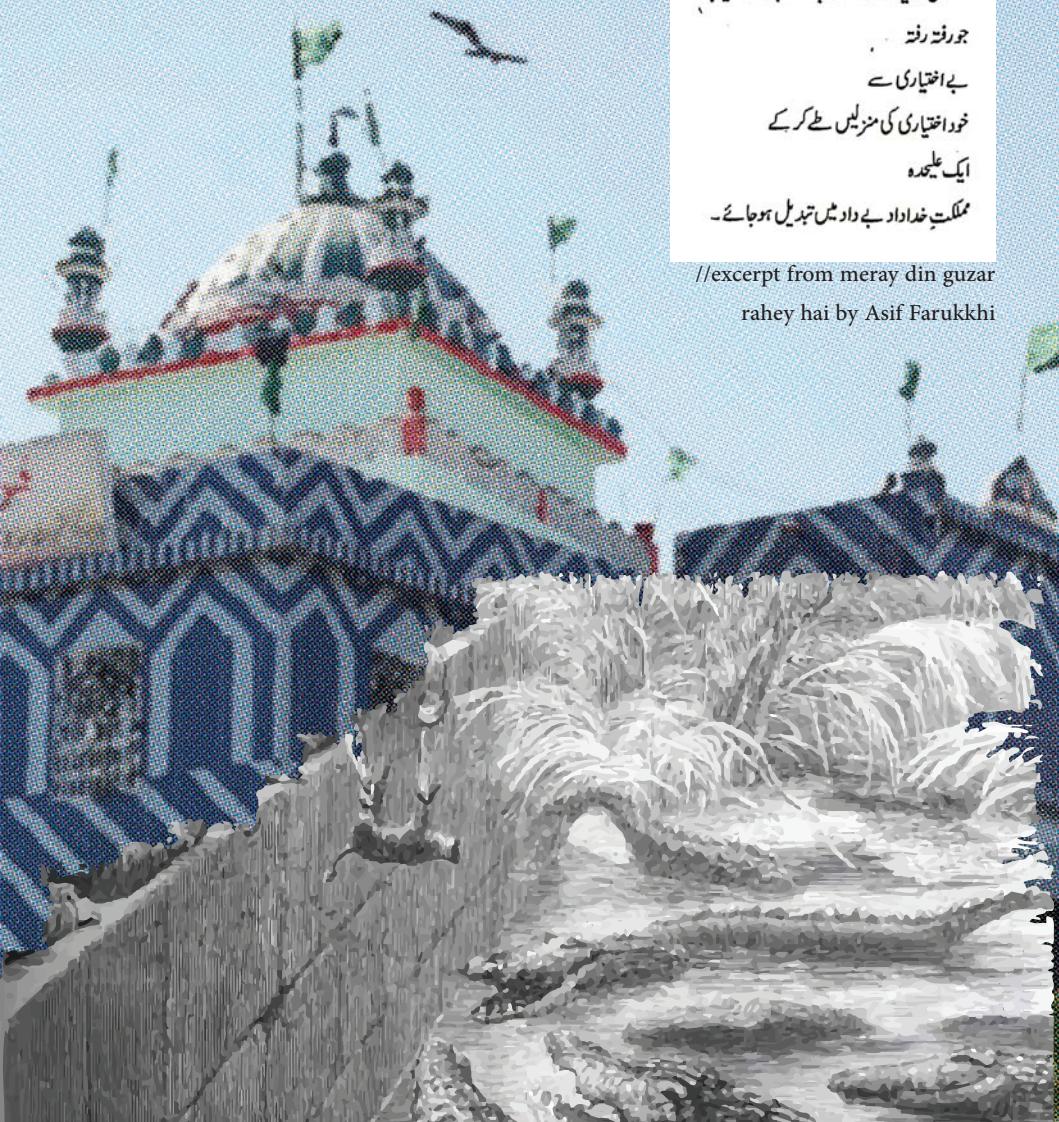
خود اختیاری کی منزیلیں طے کر کے

ایک علحدہ

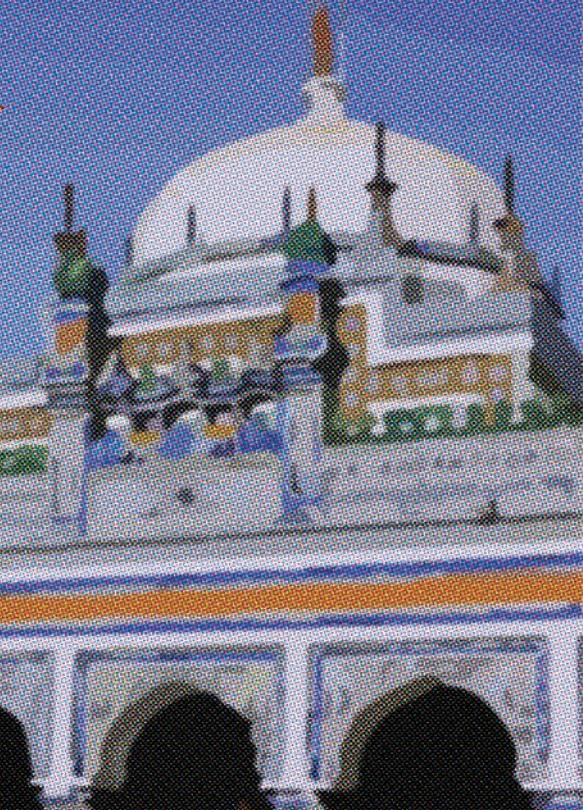
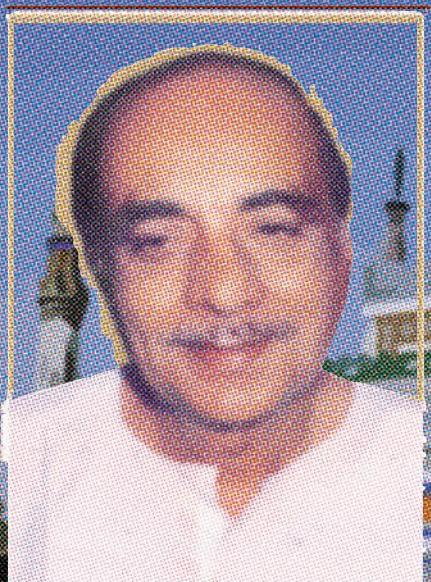
ملکت خداداد بے داد میں تبدیل ہو جائے۔

//excerpt from meray din guzar

rahey hai by Asif Farukkhi



There were Muslims in this gathering too. The difference in the looks of the Hindus and the Muslims was because of moustaches and beards and their dress. The faces, features, body demeanor, manner of speaking, all alike. Ka'aba in the hearts of the Muslims and Kashi in the breasts of the Hindus. Sindh was nowhere to be seen. Sindh was there only in Shah Latif's poetry.



In some special circumstances, I had joined the RSS in Karachi, at the age of about eleven years. I stayed with this group from 1946 to 1956. But still I could never get to hate the Muslims, I loved the Muslims more than I loved the Hindus because in the land of Sindh, there are a number of good people, artists, thinkers and saints among the Muslims. But oh for Pir Ali Mohammed Rashdi who made efforts to let the Muslims become wrong headed Muslims instead of good human beings. G.M. Syed aided him in this.

partitioned memories by Mohan Kalpana

//extract from autobiography

Nishat cinema, located on Bunder road, was built by a Hindu businessman right after the partition happened, on Dec 25th, 1947. This was a hub for screening of Urdu and English films. It was premiered by Fatima Jinnah. Somehow it lived decades before being burnt to ashes. On sep' 21, 2012, the cinema was burnt by angry mob against an anti-Islamic Youtube video. The space has vanished from sight, but exists as a ghost in minds of old Karachiites.



By 1948, Karachi was roaring in riots that forced many Sindhi-Hindus to flee. The increased diversity of refugees eventually dissolved the prominence of Sindhi as a language, and gave rise to Urdu. Prior to Muhajirs, every career field was dominated by Hindus. These vacancies were filled by Muhajirs.

مہاجر-
refers to the Muslim
migrants that
settled in parts of
Sindh from India.
(Urdu Speakers)

یہ نہیں کہ مہاجرین نے معاشی ترقی نہ کی ہے۔ معاشی طور پر تو بعض اخبار سے نہ صرف سندھیوں بلکہ دوسرے مقامی پاکستانیوں سے بھی بازی سے گئے ہیں اور محنت اور حکمت عملی سے صوبائی اور قومی سطح پر تجارت، کار خاتم داری، سرمایہ کاری اور لوگوں کی میں برابر حادی ہوتے چلے گئے ہیں، اتنے حادی ہو گئے ہیں کہ لکھنؤ کے راستے ہر جا سے کراچی میں کچھ اس طرح کھل گئے ہیں کہ مقدار سے مقدار سے فاصلوں پر ہی میرٹھ، مزاد آباد، بیچ آباد، اعظم گڑھ یا ال آباد جا چہتے ہیں۔ چار پانچ برس پہلے دیوانے ہیلوی صاحب کا چورا بھائی ہندوستان لکھنؤ سے ان سے ملے آیا تو اُسے بہرست سے اپنا دماغ ادھرتے ہوئے محسوس ہونے لگا۔

excepts from Khwab Rau
by Joginder Paul

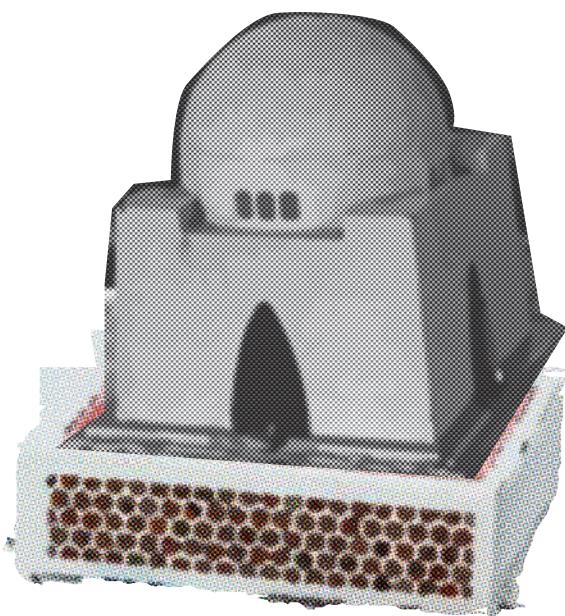


پریت کٹیا

Preet Kutia was built in 1937 in Soldier Bazar near Nishtar park. The term preet is a sanskrit means joyous and Kutia is an Urdu word for shelter. This was a place for sheltering and inhabiting love. It managed to stay a monumental place in Karachi till 20th July' 2020. It was unfortunately demolished in the process of encroaching and commercialising.

ماچس کی ڈبیا

کراچی کے اندر اور باہر ہنے والے پھول سے
اکثر پوچھا جاتا ہے
قائدِ عظم کہاں پیدا ہوئے تھے؟
کراچی میں، بچے کہتے ہیں
اور ان کا مزار کہاں واقع ہے؟
کراچی میں، بچے پھر کہتے ہیں
انی بار پوچھ جانے والے سوال کا جواب
ایک بچہ نہیں دیتا
اور کہتا ہے، قائدِ عظم کا مزار
ماچس کی ڈبیاں واقع ہے
اپنی بات کوچ کہتے کے لیے وہ متے سے
ماچس کی خالی ڈبیاں نہ کہتا ہے
اور اپنی بچپن کو رکھاتا ہے



میر کی اوپر را تو فریزہاں،
بند رروڑ، ایک پر لیں باریکت،
اور سب سے آخر میں
قائدِ عظم کا مزار...
پھر کہتی ہیں
سب کے سب
ماچس کی ڈبیاں واقع ہیں